چچا چھکن — اردو ظرافت کا بے مثال کردار

ڈاکٹر وحید الرحمٰن خاں☆

"چچا چھکن" گو "قصہٴ پارینہ" نہیں ہے مگر اس کے باوجود اس کی "بازخوانی" کی ضرورت ہے کہ اردو کا نیا قاری اس ظریفانہ کردار سے کچھ زیادہ متعارف نہیں ہے۔ اردو ظرافت نے دو ہی تو "چچا" پیدا کیے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز کرنا سراسر قطع رحمی ہو گی۔ ان دو میں سے ایک تو "چچا عبد الباقی" ہیں جسے محمد خالد اختر نے تخلیق کیا ہے۔ دوسرے "چچا چھکن" ہیں جو امتیاز علی تاج کے زورِ قلم کا نتیجہ ہیں۔تاج نے "چچا چھکن" نامی تصنیف کے دیباچے میں خود ہی اس راز کو فاش کر دیا ہے کہ انہوں نے یہ کردار ایک مرد فرنگی (Jerome K. Jerome) سے اخذ کیا ہے۔ تاج کے الفاظ ہیں:

"انگریز مصنف جیروم کے جیروم کی ایک کتاب" تھری من ان اے بوٹ" ہے۔ اس کتاب میں ایک مقام پر" انکل پوجز" کے تصویر ٹانگنے کا تذکرہ ظریفانہ انداز میں ہے۔ ۱۹۲۶ء میں مدیر "نیرنگ خیال" نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں ان کے عید نمبر کے لیے اس مضمون کا ترجمہ اردو میں کردوں۔ مجھے جیروم کی ظرافت کا لطف ترجمے میں برقرار رکھنا ناممکن معلوم ہوا۔ چنانچہ میں نے بجائے ترجمہ کرنے کے انگریزی مضمون سامنے رکھ کر اسے از سر نو اردو میں لکھ دیا اور "انکل پوجز" کو اردو میں" چچا چھکن" کے نام سے موسوم کیا۔"(۱)

☆ ریسرچ آفیسر شعبہ اقبالیات، جامعہ پنجاب، لاہور

دونوں تحریروں کا تقابل کیا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کرنے میں دشواری نہیں ہوتی کہ امتیاز علی تاج نے ایک ایسا ترجمہ کیا ہے جس کے رشتے تخلیقیت سے جا ملتے ہیں۔ تاج نے ایک انگریزی کردار کو اردو کا تاج پہنایا ہے۔ صرف تاج ہی نہیں بلکہ لباس بھی ایسا پہنایا ہے جو بالکل مشرقی ہے۔ چچا چھکن کی زبان و بیان، نشست و برخاست اور حرکات و سکنات سے بھی مشرقیت ٹپکتی ہے۔ تاج نے ماحول اور منظر نامے میں بھی مقامیت پیدا کی ہے۔ انہوں نے چچا چھکن کی صورت میں محض انکل پوجر کی کلوننگ (Cloning) نہیں کی بلکہ دیگر افراد خانہ کے "ہم شکل" بھی تخلیق کیے ہیں۔ ان کی صورت گری میں تاج کو کچھ زیادہ کاوش نہیں کرنا پڑی۔ صرف ناموں کی تبدیلی ہی سے یہ کردار "مؤرد" ہو گئے ہیں۔ ذیل میں جیروم کے اصل متن اور تاج کے مضمون کا موازنہ پیش کیا جا رہا ہے۔ چند منتخب حصے ملاحظہ ہوں:

(A) And then he would take off his coat, and begin. He would send the girl out for sixpen' orth of nails, and then one of the boys after her to tell her what size to get; and from that, he would gradually work down, and start the whole house.

" Now you go and get my hammer, Will, " he would shout; " and you bring me the rule, Tom; and I shall want the step ladder, and I had better have a kitchen chair too."(2)

(الف) کہنے کے ساتھ ہی شیروانی اتار چچا تصویر ٹانگنے کے درپے ہو گئے۔ امامی سے کہا "بیوی سے دو آنے پیسے لے کر میخیں لے آ۔ ادھر وہ دروازے سے نکلا، ادھر مودے سے کہا "مودے! جانا امامی کے پیچھے، کہیو تین تین انچ کی ہوں میخیں۔ بھاگ کر جا۔ جا لیجیو اسے راستے ہی میں۔"

لیجیے تصویر ٹانگنے کی داغ بیل پڑ گئی اور اب آئی گھر بھر کی شامت۔ ننھے کو پکارا" او ننھے جانا، ذرا میرا ہتھوڑا لے آنا۔ بنو! جاؤ اپنے بستے میں سے چفتی نکال لاؤ اور سیڑھی کی

ضرورت بھی تو ہوگی ہم کو۔ ارے بھئی للو! ذرا تم جا کر کسی سے کہ دیتے ، سیڑھی یہاں آ کر لگا دے۔ اور دیکھنا وہ لکڑی کے تختے والی کرسی بھی لیتے آتے تو خوب ہوتا۔(۴)

(B) And then he would lift up the picture, and drop it, and it would come out of the frame, and he would try to save the glass, and cut himself; and then he would spring round the room, looking for his handkerchief. He could not find his handkerchief, because it was in the pocket of the coat he had taken off, and he did not know where he had put the coat, and all the house had to leave off looking for his tools, and start looking for his coat; while he would dance round and hinder them. (4)

(ب) لیجیے صاحب، خدا خدا کر کے تصویر ٹانگنے کا وقت آیا مگر ہونی شدنی ۔ چچا اسے اٹھا کر ذرا وزن کر رہے تھے کہ ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ گر کر شیشہ چور چور ہو گیا۔ ''ہئی ہے!'' کہہ کر سب ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

چچا نے کچھ خفیف ہو کر کرچوں کا معائنہ شروع کر دیا ۔ وقت کی بات، انگلی میں شیشہ چبھ گیا۔ خون کی تلّی بندھ گئی ۔ تصویر کو بھول اپنا رومال تلاش کرنے لگے ۔ رومال کہاں سے ملے ؟ رومال تھا شیروانی کی جیب میں۔ شیروانی اتار کر نہ جانے کہاں رکھی تھی۔ اب جناب گھر بھر نے تصویر ٹانگے کا سامان تو طاق پر رکھا اور شیروانی کی ڈھنڈیا پڑ گئی۔ چچا میاں کمرے میں ناچتے پھر رہے ہیں۔ کبھی اس سے ٹکر کھاتے ہیں، کبھی اس سے۔''(۵)

(C) Then we had to find the rule and the string again, and a new hole was made; about midnight, the picture would be up- very crooked and insecure, the wall for yards round looking as if it had been smoothed down with a rake, and everybody dead beat and wretched except uncle Podger.

" There you are " he would say, stepping heavily off the chair on to

the charwoman's corns, and surveying the mess he had made with evident pride. " Why some people would have had a man in to do a little thing like that !" (6)

(ج) اس کے بعد از سرِ نو چھتی اور رسی تلاش کی گئی اور میخ گاڑنے کی نئی جگہ مقرر ہوئی ۔ اور کوئی آدھی رات کا عمل ہوگا کہ خدا خدا کر کے تصویر ٹنگی وہ بھی کیسی؟ ٹیڑھی بینگی اور اتنی جھکی ہوئی کہ جیسے اب سر پر آئی ۔ چاروں طرف گزگز بھر دیوار کی یہ حالت گو یا چاندی ماری ہوتی رہی ہے ۔ چچا کے سوا باقی سب تھکن سے چور، نیند میں جھوم رہے ہیں۔ اب آخری سیڑھی پر سے دھم سے جواتر تے ہیں، کہاری غریب کے پاؤں پر پاؤں۔ غریب کے ڈیل تھی ، تڑپ ہی تو اٹھی ۔ چچا اس کی چیخ سن کر ذرا سراسیمہ تو ہوئے مگر پل بھر میں داڑھی پر ہاتھ پھیر کر بولے۔" اتنی سی بات تھی، لگ بھی گئی۔ لوگ اس کے لیے مستری بلوایا کرتے ہیں"۔(۷)

امتیاز علی تاج کے اس مضمون کی حد تک تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک تخلیقی ترجمہ یا ماخوذ تحریر ہے لیکن تاج کا اصل کمال یہ ہے کہ وہ اس مقام پر کوہِ گراں کی مانند رک نہیں گئے بلکہ سیل رواں کی صورت آگے بڑھتے گئے ہیں اور ایک چراغ سے انہوں نے کئی اور چراغ روشن کیے ہیں۔ انہوں نے چچا چھکن کے کارناموں" کا ایک سلسلہ(Series) رقم کیا ہے جو نو(۹) مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ"مضامین نو" سراسر طبع زاد ہیں اور مصنف کی تخلیقی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔(۸) یہ مضامین ، ادب میں ترجمہ نگاری کی اہمیت ، افادیت اور امکانات کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔

"چچا چھکن" کی صورت میں ہم پہلی بار اردو ادب کے صحیح ترین مزاحیہ کردار سے متعارف ہوتے ہیں۔ (۹) یہ ایک دلچسپ اور شگفتہ کردار ہے۔ چچا چھکن ایک خانہ دار شخص ہے اور اس کی وجہ سے درونِ خانہ جو ہنگامے برپا ہوتے ہیں، ان میں قاری کے لیے ہنسنے ہنسانے کا بہت سا سامان موجود ہے۔ اردو مزاح میں چچا چھکن ایک نئے انداز کا کردار ہے۔

اس کے ہاں طرزِ کہن نہیں بلکہ وہ ظرافت کا آئین نو تشکیل دیتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔چھکن کے کردار میں نئی آن اور نئی شان ہے۔ ڈاکٹر محمد سلیم ملک کے بقول:

"چچا چھکن یوں غیر روایتی کردار ہے کہ اس میں مزاح کے پرانے طریقے نہیں۔ چچا چھکن نہ جسمانی طور پر مضحکہ خیز ہے اور نہ مزاح کے مواقع تلاش کرتا ہے...(تاج نے) چچا چھکن کی شکل نہیں دکھائی، ہوسکتا ہے، تاج اس فرسودہ روش سے بچنا چاہتے ہوں جس میں مزاحیہ کرداروں کا مضحکہ خیز حلیہ بتا کر قارئین کو ہنسایا جا تا ہے۔ اس میں خرابی یہ تھی کہ حلیہ حقیقت سے دور جا پڑتا تھا۔"(١٠)

تاج نے قاری کو چچا چھکن کی صورت نہیں دکھائی ، ان کی توجہ چچا کی "سیرت" پر رہی ہے کیونکہ وہ اس راز سے واقف تھے کہ......"سیرت" نہ ہوتو "عارض و رخسار" سب غلط!

ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے خیال میں:

"تاج کا مزاح ان کے مرکزی کردار کی فطری ناہمواریوں، اس کے قول وفعل کے تضاد اور اس کی بدحواسیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح واقعات بھی مضحکہ خیز تو ہو جاتے ہیں لیکن یہ واقعات چونکہ کردار کی فطری بدحواسیوں اور حماقتوں کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں، لہذا وہ قدرتی محسوس ہوتے ہیں۔ زبردستی منڈھے ہوئے محسوس نہیں ہوتے۔" (١١)

چچا چھکن تمام تر حماقتوں اور بدحواسیوں کے باوصف حقیقت سے قریب ہے۔ یہ کوئی ایسا کردار نہیں جو زندگی میں عنقا ہو۔ یہ ہمیں کہیں نہ کہیں دکھائی دے ہی جاتا ہے۔ یہ خیالی یا تصوراتی نہیں بلکہ ایک "وجودی" کردار ہے۔ چچا چھکن گفتار کا غازی ہے لیکن اسے "شہید عمل" بھی کہا جا سکتا ہے۔ وہ بے عمل ہرگز نہیں، البتہ "بدعمل" ضرور ہے کہ اس کے ہاتھوں سے جو کام بھی سرزد ہوتا ہے وہ ناکامی، بدحواسی اور بوالعجمی کی داستان لیے ہوتا ہے۔

چچا چھکن ایک باتونی شخص ہے۔ وہ نہایت مرصع اور پر تکلف انداز میں ہم کلام ہوتا ہے۔ اس کی گفتگو محاوروں اور ضرب المثال سے مزین ہوتی ہے۔ وہ اپنے مخاطب سے براہ راست بھی ہم کلام ہوتا ہے اور بالواسطہ بھی۔ بعض اوقات وہ خود کلامی (Monologue) سے بھی کام لیتا ہے لیکن انداز خواہ کوئی بھی ہو، وہ ہر حالت میں اپنے مخاطب پر رعب جمانے اور اپنی قابلیت کا سکہ بٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی کوئی بات منطق سے خالی نہیں ہوتی، یہ اور بات ہے کہ اس کی منطق نرالی ہوتی ہے۔ وہ خودشناس (Self-aware) بھی ہے لیکن اس کے ہاں خود فریبی (Self-deception)زیادہ ہے۔اس میں خود نمائی(Self-display) کا جذبہ بھی حد درجہ موجود ہے چنانچہ جب کبھی میدان عمل میں اترتا ہے تو دزدیدہ یا داد طلب نگاہوں سے ناظرین کو دیکھتا رہتا ہے۔ وہ زود رنج بھی ہے۔ وہ بیگم کی نوج سے خوف بھی کھاتا ہے لیکن مردانہ برتری (Male-chauvinism) کا احساس بھی اسے ہمہ وقت دامن گیر رہتا ہے۔ ان عادتوں اور اداؤں نے چچا چھکن کو اردو ظرافت کا ایک ایسا کردار بنا دیا ہے جسے نظر انداز کرنا مرتبہ ناشناسی ہوگی۔

☆......☆......☆

حوالے اور حواشی

(۱) امتیاز علی تاج: چچا چھکن۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز۔ ص۵۔ ۲۰۰۳ء

(2) Jerome K. Jerome: Three Men in a Boat. London: J. M. Dent and Sons Ltd. p 23. 1950

(۳) تاج، چچا چھکن نے تصویر ٹانگی، چچا چھکن۔ ص ۱۱، ۱۲

(4) Jerome: Three Men in a Boat. p 24

(۵) تاج، چچا چھکن۔ ص ۱۳

(6) Jerome: Three Men in a Boat. p:26

(۷) تاج، چچا چھکن۔ ص ۱۶، ۱۷

(۸) ''چچا چھکن نے تصویر ٹانگی'' کو بھی شامل کیا جائے تو کل دس مضمون بنتے ہیں۔ مضمون ''چچا چھکن نو چندی دیکھنے چلے'' کا بہت تھوڑا سا مواد جیروم کی کتاب سے ماخوذ ہے، جیسا کہ تاج نے خود بھی دیباچے میں اشارہ کیا ہے کہ اس مضمون میں بیشتر باتیں انہوں نے خود سے شامل کی ہیں۔

(۹) وزیر آغا: اردو ادب میں طنز و مزاح۔ لاہور: مکتبہ عالیہ۔ ص ۲۵۳۔ ۱۹۹۳ء

(۱۰) محمد سلیم ملک: سید امتیاز علی تاج- زندگی اور فن۔ لاہور: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی۔ ص ۳۶۰۔ ۲۰۰۳ء

(۱۱) رؤف پاریکھ: اردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی اور سماجی پس منظر۔ کراچی: انجمن ترقی اردو، پاکستان۔ ص ۶۷۸۔ ۱۹۹۷ء-۱۹۹۶ء